السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(عام آدمی کیا کرے کہ جب حدیث اس کے نزدیک صحیح ہو لیکن اس حدیث کا دوسری صحیح کے ساتھ تعارض کا شبہ پایا جائے؟ (فتاویٰ الامارات :95

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جس طرح کہ عام فقہاء کا موقف ہے کہ "عام شخص کا کوئی موقف نہیں ہے۔ بلکہ اپنے مفتی کا موقف ہی اس کا موقف ہے۔ "عام آدمی حدیث نہیں سمجھ سکتا اور نہ ہی اس کی وضاحت کر سکتا۔ حدیث سمجھنے کے لیے اتنا ہی علم کی ضرورت ہے کہ جتنا متن حدیث کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے۔ حدیث سمجھنے کا دروازہ ہم عام آدمی کے لیے نہیں کھول سکتے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے"

فَسـَٔلوا أَهلَ الذِّكرِ إِن كُنتُم لا تَعلَمونَ ‎٤٣‏ ... سورة النحل

‘‘اہل علم سے سوال کرو اگر تم نہیں جانتے۔’’

تو اس آیت نے عالم اسلام کی دو قسمیں بنا دی۔ ایک عالم دین اور دوسرے غیر عالم اور جن کو دین کی تعلیمات حاصل نہیں ہیں، ان پر واجب ہے کہ وہ علماء سے سوال کریں۔ جس طرح اس عام شخص نے عالم کے ذریعہ سے صحت حدیث معلوم کر لی تو اسی طرح اس پر یہ بھی لازم ہے کہ فقیہ کے ذریعہ سے اس حدیث کی فقاہت بھی حاصل کرے اور وہ فقیہ کتاب وسنت کا عالم ہے۔ جب اس عام آدمی نے حدیث کی صحت وفقہ کے بارے میں تعلیمات حاصل کر لیں لیکن کسی اور حدیث کی وجہ سے اس کو شبہ پڑ رہا ہے۔ تو ایسے شبہ کی کوئی حیثیت نہیں ہے کہ جب اس عامی نے حدیث کی صحت وفقہ کسی عالم آدمی سے حاصل کی ہو۔ شبہ تو بسا اوقات عالم شخص کو بھی پیش آجاتا ہے۔

عامی کی بجائے تو بہر حال اس طرح کے شبہ کے کوئی حیثیت نہیں ہے۔ لیکن شبہ قوی ہو اور معاملہ دونوں حدیثوں کی فقہ کے درمیان دور ہو جائے۔ تو اسی صورت میں کہا جائے گا کہ سوال کرو یہاں تک کہ آپ کا دل مطمئن ہو جائے۔ اگر آپ کو اطمینان حاصل نہ ہو تو یہاں پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ملاحظہ رکھ لیں:

"اسْتَفْتِ قَلْبَكَ وَإِنْ أَفْتَاكَ الْمُفْتُونَ"

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

علم استدلال نقلیہ اور اصول فقہ کے مسائل صفحہ :131

محدث فتویٰ